12121
۷/۲۲

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹۶۲/۷

(۱)

جناب مفتی صاحب

ہم کو فتوا چاہیئے گھر کا۔ ہمارے ۳ بھائی ہے اور
۴ بہنیں ہیں اور ① ماں ہے میری والدہ کو جہیز میں
پلاٹ ملا تھا جو انکے والد نے دیا تھا اِسکو ڈیڑھ لاکھ میں
(والدہ کی اجازت سے)
بیچ دیا ہمارے والد نے اور اِس میں ڈھائی لاکھ روپے
ملائے اور 4 لاکھ کا گھر خرید لیا۔ 1998 میں بعد
(2013 میں)
والد کا انتقال ہو گیا اور ہم نے وہ گھر 26 لاکھ
(تمام ورثاء کی رضامندی سے)
میں بیچ دیا ہے اور ① لاکھ کاغذات بنانے میں
لگ گئے تو [illegible] 25 لاکھ [illegible]
(اس میں ڈیڑھ لاکھ روپے ملا کر)
~~بیچ دیا اِسکو~~ دوسرا گھر خریدا ساڑھے 26 لاکھ
میں اِسکو بنانے میں 7 لاکھ لگائے آج اِسکی قیمت
42 لاکھ ہے اور ہم اب 3 بھائی اور 4 بہنیں

علاوہ یہ مکان ہم خریدتے وقت صرف اسٹرکچر ہی تھا یا فی الحال [illegible] گھر کی دروازے ماربل
یعنی مکمل نکال لیا [illegible] جتنی ضروریات [illegible] لاکھ [illegible] خرچ ہو سکے جو آرائش [illegible]

بہنوں میں اور (1) ماں ہے ان میں
ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ بتائے کے کس کس کا
کتنا حصہ بنتا ہے تحریری طور پر
ایک اور گزارش ہے کہ پیسے جو
کرے لاکھ یعنی پہلے کے حساب سے دینگے
یا آج 42 لاکھ کے حساب سے دینے ہونگے
برائے مہربانی تحریری طور پر بتائیں۔ میرا نام
سلمان ہے۔

مکان نمبر 2/119
محلہ وارث شاہ کالونی
نزد عظیم خان
فاکر آباد

[illegible] 0341-3228126

وضاحت: یہ آخری مکان خریدتے وقت ایک ڈیڑھ لاکھ اور کچھ سات لاکھ روپے چھوٹے بھائی نے باہر ملک سے بھیجے تھے والدہ کیلئے، اور والدہ سے کہا تھا کہ اس کو دو منزلہ بنا کر ایک منزل کرایہ پر دیدینا تاکہ آپ کو محتاجی نہ ہو۔ اور پیسوں کی واپسی کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق مکان میں آپکے والد اور والدہ دونوں نے پیسے لگائے تھے ،لہٰذا یہ مکان انکے درمیان مشترک ہوا، البتہ آپ کے بھائی نے جو ساڑھے آٹھ لاکھ (8,50,000) روپے متفرق طور پر والدہ کیلئے بھیجے تھے اگر والدہ کو بطور تبرع واحسان بھیجے تھے (جیسا کہ عام طور پر اولاد بھیجتی ہے) تو وہ والدہ کی ملکیت ہیں اور اگر بطور قرض کے بھیجے تھے تو وہ یہ رقم واپس لے سکتا ہے اور یہ قرض والدہ کے حصے سے منہا ہو گا۔

واضح رہے کہ ورثاء میں حصے مکان کی موجودہ مالیت یعنی بیالیس لاکھ (42,00,000) میں سے تقسیم ہونگے۔

چونکہ آپ کی والدہ مکان میں آپ کے والد کے ساتھ شریک تھیں، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق مکان کی موجودہ مالیت یعنی بیالیس لاکھ (42,00,000) میں سے بائیس لاکھ اکتالیس ہزار پینتالیس روپے (22,41,045) صرف آپ کی والدہ کی ملکیت ہیں، اس میں ان کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، البتہ باقی انیس لاکھ اٹھاون ہزار نوسوپچپن روپے (19,58,955) آپ کے والد مرحوم کے ہیں، (حسابی عمل آخری صفحے پر ملاحظہ فرمائیں) جس میں آپ سب بہن، بھائی اور والدہ بھی شریک ہیں۔ اور اس کی تقسیم کا طریقہ یہ ہے کہ۔۔۔

آپ کے والد مرحوم نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں مذکورہ مکان میں انیس لاکھ اٹھاون ہزار نوسوپچپن روپے (19,58,955) کی مالیت اور اس کے علاوہ جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائداد، دکان، پلاٹ، نقد رقم، سونا، چاندی، زیورات، کپڑے، برتن سمیت زیرِ استعمال تمام اشیاء اور ہر قسم کا جو چھوٹا بڑا گھریلو ساز وسامان چھوڑا ہے اور مرحوم کا وہ قرض جس کی ادائیگی کسی شخص یا ادارے کے ذمے واجب ہے، یہ سب ان کا ترکہ ہے۔ جس میں سب سے پہلے ان کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالیں، اگر یہ اخراجات کسی نے اپنی طرف سے ادا کیے ہوں تو پھر ان کے ترکہ سے یہ اخراجات نہیں نکالے جائیں گے۔ اس کے بعد دیکھیں کہ اگر مرحوم کے ذمہ کسی کے قرض کی ادائیگی واجب ہو تو اسے ادا کریں اور اگر مرحوم نے اپنی بیوی کا مہر ادا نہیں کیا تھا اور نہ ہی بیوی نے معاف کیا تھا تو دیگر قرضوں کی طرح بیوہ کا مہر بھی ترکے سے ادا کیا جائے گا، اس کے بعد دیکھیں کہ اگر انہوں نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت

(جاری ہے۔۔۔)

دار الافتاء

کی ہو تو بقیہ ترکہ کے ایک تہائی (1/3) مال کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو مال بچے اس کے کل اسی (80) برابر حصے کر کے بیوہ کو دس (10) حصے، اور ہر بیٹے کو چودہ چودہ (14) حصے اور ہر بیٹی کو سات سات (7) حصہ دیدیں۔

تقسیم کے لئے ذیل کے نقشہ کو ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ: 8 تصحیح 80 مرحوم والد مضروب: 10

میت

بیوی	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
1	7						
10	70						
10	14	14	14	7	7	7	7
12.5٪	17.5٪	17.5٪	17.5٪	8.75٪	8.75٪	8.75٪	8.75٪

مورث سے رشتہ	فیصدی حصہ	انیس لاکھ اٹھاون ہزار نو سو پچپن روپے (19,58,955) کی تقسیم
بیوہ	12.5٪	2,44,869.4 روپے
بیٹا	17.5٪	3,42817.1 روپے
بیٹا	17.5٪	3,42817.1 روپے
بیٹا	17.5٪	3,42817.1 روپے
بیٹی	8.75٪	1,71,408.6 روپے
بیٹی	8.75٪	1,71,408.6 روپے
بیٹی	8.75٪	1,71,408.6 روپے
بیٹی	8.75٪	1,71,408.6 روپے
مجموعہ	100٪	19,58,955 روپے

القرآن الکریم [النساء: ۱۱،۱۲]

{ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

(جاری ہے۔۔۔)

مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا.

الفتاوى الهندية (٦/ ٤٤٧):

التركة تتعلق بها حقوق أربعة: جهاز الميت ودفنه والدين والوصية والميراث. فيبدأ أولا بجهازه وكفنه وما يحتاج إليه في دفنه بالمعروف، ثم بالدين ثم تنفذ وصاياه من ثلث ما يبقى بعد الكفن والدين إلا أن تجيز الورثة أكثر من الثلث ثم يقسم الباقي بين الورثة على سهام الميراث، وهذا إذا كانت الوصية بشيء بعينه، فأما إذا كانت الوصية شائعة نحو الوصية بالثلث أو الربع لا تقدم الوصية على الميراث بل يكون الموصى له شريك الورثة في هذه الصورة يزداد بزيادة تركة الميت وينتقص حقه بنقصان تركة الميت، كذا في التتارخانية.............................والله خير الوارثين.

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
٦/ رجب/ ١٤٣٩ھ
26/ مارچ/ 2018ء

محمد اویس
اویس سیالکوٹی کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٣/ رجب/ ١٤٣٩ھ
21/ مارچ/ 2018ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
٣/ ٧/ ١٤٣٩ھ

الجواب صحیح
٣/ ٧/ ١٤٣٩ھ

دار الافتاء